روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۲۹ ہجرت ۱۳۷۰ہش، ۲۹ مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کے ذریعے برپا ہونے والا معجزہ

"خدا کی راہوں پر قدم مارنے والے اللہ تعالیٰ کی راہ کے مسافر رستے کی صعوبتوں اور مشکلات کو کیسے برداشت کرتے ہیں اور کس طرح ان تکالیف پر غالب آتے ہیں۔ جو خدا کی راہ میں چلنے والوں کو پہنچتی ہیں۔ قرآن کریم اس کا جواب ہمیں یہ سمجھاتا ہے کہ یہ معجزہ دعا کے ذریعے ظہور ہوتا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف رہنمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔ سُنی سُنائی بات اور قصّہ کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا نہیں چاہتے بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا کو خدا تعالیٰ کا وجود منوانا چاہتے ہیں۔ یہ ایک سیدھی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جس قدر کوئی قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس سے زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ اس کی طرف آتا ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک معزز آدمی کا منظورِ نظر عزیز اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا اپنے اندر ان نشانات میں سے کچھ بھی حصّہ نہ لے گا جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور بے انتہا طاقتوں کا نمونہ ہوں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۲-۲۱۳)

"اصل بات یہ ہے کہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں۔ اکتساب کو ان میں دخل نہیں۔ توجہ اور رقّت بھی خدا تعالیٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے تو وہ داعی کے دل میں توجہ اور رقّت ڈال دیتا ہے، مگر سلسلہ اسباب میں ضروری ہوتا ہے کہ داعی کو کوئی محرکِ شدید جنبش اور حرکت دینے والا ہو۔ اس کی تدبیر بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ مُستدعی اپنی حالت ایسی بنائے کہ اضطراراً داعی کو اس کی طرف توجہ ہو جائے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۵)

خُطبہ کے بارے میں حضرت فضل عمر کا ارشاد

"جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقع پر میرا ہر خُطبہ لوگوں کو سُنایا کریں۔ بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہیئے اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً یا خلاصۃً لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سُنا دیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اُسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے۔ اور جو اثر اُس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ را پریل ۱۹۳۵ء)

ربوہ۔ ۲۴۔ مئی آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی۔ خطبہ کے دوران آپ نے پردہ کے احکام کے بارہ میں مختلف آیات قرآنیہ کی تشریح بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ معاشرہ کی اصلاح اور تربیت کے لئے بہترین ذاتی نمونہ پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ نرمی اور پیار سے وعظ و نصیحت اور دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ آپ نے فرمایا کہ مرد قوّام ہونے کی وجہ سے اپنے اپنے گھروں کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کے ذمہ دار

باقی صفحہ ۸ پر

اگر تم بڑوں کی اولاد ہو تو ان کے کاموں کو نابود کرنے والے نہ بنو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"قرآن کریم عجیب عجیب پیرائے میں نصیحتیں فرماتا ہے۔ بہادر سپاہی کی اولاد۔ تم بھی غور کرو۔ کوئی اپنے آپ کو سیّد سمجھتا ہے۔ وہ اپنے بڑوں کی بہادری پر کتنا فخر کرتا ہے۔ کوئی قریشی کہلاتا ہے۔ وہ سیّدوں کو اپنی جزء قرار دیتا ہے۔ اسی طرح کوئی مغل ہے کوئی پٹھان، کوئی شیخ۔ غرض مخلوق کے تمام گروہ اپنے آپ کو کسی بڑے آدمی سے منسوب کرتے ہیں مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ بڑا آدمی کیوں بنا؟ اپنے اعمال سے۔ پس اگر تم ان اعمال کے خلاف کرو گے تو کیا بڑے بن سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ جو بہادری انسان کو بڑا بنا سکتی ہے کیا اس بہادری کا ترک کر دینا انسان کو بزدل نہیں بنا سکتا۔

مجھے ہمیشہ بڑا تعجب آتا ہے کہ انسان بڑوں کی بڑائی پر فخر کرتا ہے مگر اپنی طرف غور نہیں کرتا کہ میں اپنے خاندان کو بڑا بنا رہا ہوں یا اس کے غرق کرنے کے درپے ہوں۔ ایک چھوٹا آدمی ہمارے شہر (بھیرہ) میں بڑا بن گیا۔ اور بڑا ذلیل ہو گیا۔ وہ جو ذلیل ہو چکا تھا ایک دن اس بڑا بننے والے کی تحقیر کرنے لگا۔ میں نے اسے کہا کیا تمہاری طاقت ہے کہ اس کے برابر بیٹھو؟ یا جیسا گورنمنٹ میں اس کا اعزاز ہے اور وہ کرسی نشین ہے کیا تم بھی کسی حاکم کے سامنے جانے کے قابل ہو۔ وہ تم سے کئی درجے اچھا ہے۔ کیونکہ اس نے نابود کو بود بنا دیا اور تم نے بود کو نابود کیا۔ اب بتاؤ کہ تم بڑے ہو یا وہ۔

پس میرے پیارو! اگر تم بڑوں کی اولاد ہو اور خدا نے تمہیں تیرہ سو برس سے عزت دی تو بڑوں کے کاموں کو نابود کرنے والے نہ بنو۔ تم خود ہی بتاؤ کہ وہ شرک کرتے، جھوٹ بولتے، دھوکا کرتے، دوسروں کو دکھ دیتے تھے ہرگز نہیں۔ تو کیا تم ان افعال کے مرتکب ہو کر بڑے بن سکتے ہو۔ بنی اسرائیل کو تو خدا نے شام میں بڑائی دی تھی۔ مگر (دین حق) نے یہاں تک معزز کیا کہ تمہیں سارے جہان میں عظیم الشان بنا دیا۔ اس نعمت کا شکر کرو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹۔ ہجرت ۱۳۷۰ہش ــــ ۲۹۔ مئی ۱۹۹۱ء

انفرادی اور اجتماعی کوششیں

انسان کی انفرادی زندگی تو بے شک مختصر ہوتی ہے۔ لیکن افراد مل کر جب جماعت بن جاتے ہیں اور جماعت بھی ایسی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ارشاد کے ماتحت بنے تو اس کی زندگی کا سلسلہ نہائت لمبا چلتا ہے۔ جس طرح افراد کو اپنی مختصر سی زندگی میں اونچ نیچ میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ کبھی آسانی ہے تو کبھی مشکل۔ کبھی عُسر ہے تو کبھی یُسر۔ اسی طرح جماعت کو بھی مختلف حالات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ سوچنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کہاں گئی یا کب آئے گی۔ گویا کہ انتہائی طور پر مشکل حالات درپیش ہوتے ہیں۔

انفرادی طور پر بھی انسان کو مشکلات پیش آتی ہیں۔ کبھی وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور کبھی ناکام۔ اگر خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق ہو تو ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ناکامی کا کوئی پہلو بھی اس کے پاس نہیں پھٹکتا۔ مطلب یہ ہے کہ آخر کار کامیاب وہی ہوتا ہے۔ اور اسے ناکام سمجھنے والے ناکام ہو جاتے ہیں۔ بلکہ انجام کار اس کی کامیابی پر حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔

جماعتوں کیلئے۔ اور خاص طور پر روحانی جماعتوں کے لئے بھی۔ ابتلا آتے ہیں ایسے وقت بھی آ جاتے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اب تو انہیں مار لیا۔ وہ نہیں جانتے کہ ان کی پشت پر خدا ہوتا ہے۔ اور انہیں ظاہری ناکامیوں کے باوجود ایسی شاندار کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے کہ لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔

دراصل انسان کا کام ہے کہ اپنی آسانیوں اور کامیابیوں کے لئے کوشش تو کرے لیکن نظر خدا پر رکھے۔ اس کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے اور اپنے ہر کام کے نتیجہ کو اسی کے ہاتھ میں دے۔ خدائی جماعتیں بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔ وہ کام بھی کرتی چلی جاتی ہیں۔ اور نتائج کو بھی حوالہ بخدا رکھتی ہیں۔ اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کی اپنی کوششوں سے بڑھ کر نتیجہ نکل آتا ہے۔ وہ خود بھی حیران ہو جاتی ہیں اور دنیا کو بھی حیران کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پُشت پر ہوتا ہے۔

کھو گئی ہے شور میں میری صدا
مَیں نے سنّاٹے پہ جادُو کر دیا
کان تو ان کے کھُلے ہیں دل ہیں بند
اس طرح سے وہ سمجھ پائیں گے کیا

ــــــ ابوالاقبال

دِل اپنا ہے وابستۂ پیمانِ محبّت
بخشا ہے جنوں نے مجھے عرفانِ محبّت

دِل اُس پہ نچھاور کیا جاں نذر میں دیدی
جس شخص نے پھیلا دیا دامانِ محبّت

آگاہ وہ رضوانِ الٰہی سے ہے خوش بخت
جس شخص کو حاصل ہُوا عرفانِ محبّت

تانتا ہے لگا سُوئے عَدم اہل وفا کا
باندھے بھلا کس سے کوئی پیمانِ محبّت

سَوداغِ الم دل میں ہیں پلکوں پہ ستارے
یُوں ہم نے سجا رکھا ہے ایوانِ محبّت

تُو نے دیا کونین کو رحمت کا سہارا
اَے خیرِ رُسُل چشمۂ فیضانِ محبّت

ہوتا ہے نصیرؔ آپ کی اُلفت کا طلبگار
دامانِ وفا خاصۂ خاصانِ محبّت

ڈاکٹر نصیر احمد خان

ڈویلپمنٹ کیلئے عطایا کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خدمت خلق کا ایک نیک نام ادارہ ہے اس ہسپتال میں سینکڑوں ہزاروں افراد بلا تمیز مذہب و ملّت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔

اس ہسپتال کو حضرت امام جماعت احمدیہ اس معیار کا ہسپتال بنانا چاہتے ہیں کہ :-

"ساری دنیا میں اس رُوح، اس کردار اور ظاہری باطنی معیار کا کوئی ہسپتال نہ ہو"

چونکہ ہسپتال ہر جہت سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے اور جدید دَور کے تقاضوں کے پیش نظر اس کے لئے مزید عمارات اور جدید مشینری، آلات وغیرہ کی ضرورت ہے۔

احباب کرام پہلے بھی مستحق مریضوں کے مُفت علاج کیلئے عطایا جات بھجواتے رہتے ہیں۔ مخیّر احباب کرام سے درخواست ہے کہ وقت کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیش نظر عمارات اور جدید مشینری اور آلات کے لئے بڑھ چڑھ کر عطایا برائے ڈویلپمنٹ کی مَد میں حِصّہ لیں تاکہ فضل عمر ہسپتال حضرت امام جماعت احمدیہ کے منشاء اور وقت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے خدمت خلق کے کام کو جاری رکھ سکے۔

(ایڈمنسٹریٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر

ہماری جماعت اور پردہ

الفضل کے ۲۵ مئی ۱۹۹۱ء کے شمارے میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کے مضمون کا عنوان ہے "محترم مرزا غلام رسول صاحب پشاوری" غلطی سے "ہماری جماعت اور پردہ" شائع ہو گیا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا نظارت اصلاح وارشاد نے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کا "پردہ" سے متعلق ایک مضمون پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا تھا۔ ہم اس مضمون کی افادیت کے پیش نظر الفضل میں شائع کر رہے ہیں۔

ایک احمدی خاتون نے جو ایم اے پاس ہیں ایک خط مفتی سلسلہ کے نام لکھا ہے جس میں انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ برقع کی اصل غرض پردہ داری ہے۔ اس کے برعکس اگر برقع کو زینت و نمائش کا ذریعہ بنایا جائے تو اس کے پہننے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے مثلاً ایسا تنگ اور فٹ برقع بنانا جو جسم کی بناوٹ کی نمائش کرے پردہ کی غرض کو پورا نہیں کر سکتا۔ محترمہ موصوفہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ آجکل تنگ اور چست برقعے اور تکون ایڑیوں والے برقعے زینت کا باعث تو ضرور ہیں لیکن پردے کی غرض پوری نہیں کرتے۔ حضرت (امام جماعت الثانی) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسے برقعوں کی مذمت فرمائی ہے۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ کی مستورات اور تعلیم یافتہ مستورات (دینی) پردہ کے متعلق غیرت رکھتی ہیں جیسا کہ محترمہ موصوفہ کے خط سے ظاہر ہے۔

اب سے کچھ عرصہ پہلے جو برقع رائج تھا۔ وہ لٹھے یا کسی سادہ کپڑے کا بنا ہوتا تھا اس کی قطع اور سلائی بھی انتہائی سادہ ہوتی تھی۔ اس میں نمائش کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ یہ درست ہے کہ اس میں بعض نقائص تھے جو دور کرنے ضروری تھے

اس کے بعد یورپ کی بے پردگی اور نمائش ایک سیلاب کی شکل میں اسلامی ملکوں اور ہمارے وطن میں بھی نمودار ہوئی۔ اس کے اثر کے ماتحت بے پردگی اور نمائش کی نقل ہونے لگی۔ اور بعض شریف گھرانے بھی اس کی لپیٹ میں آگئے۔ اور جن خاندانوں کی مستورات پردے کی سختی سے پابند تھیں ان میں سے بعض نے پردے کو خیرباد کہہ دیا اور بعض نے برائے نام پردہ رہنے دیا۔ اور بعض نے نمود اور نمائش کی غرض سے ایسے زرق برق اور قیمتی برقعے پہننے شروع کئے جن سے برقع کی غرض بالکل فوت ہو گئی اور برقعہ نمائش کا سامان رہ گیا۔ یہ دراصل ایک قسم کی بے پردگی ہے یہ نمائشی اور قیمتی اور چست اور تنگ برقعے نے پیدا کر دی۔ ہماری جماعت ہی (دینی) تمدن کو قائم اور جاری کرنے کی پابند ہے۔

پس ہماری جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اس بے پردگی اور نمود و نمائش کا سدباب کرے۔ اور جماعت کی خواتین موجودہ بے پردگی کے دور میں پردے کے متعلق ایک اعلیٰ (دینی) نمونہ پیش کریں اور یہ فرض ہے ہر احمدیہ گھرانے کے سربراہ کا اور احمدیہ مستورات کا، لجنہ اماء اللہ کے عہدہ داروں کا اور ہر جماعت کے ہر عہدہ دار کا کہ وہ اس پر عمل کرائیں۔ جماعت کا ہر فرد تحریک جدید کے اصولوں کے ماتحت سادہ زندگی اختیار کرنے کا پابند ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ تمام احمدی مردوں اور عورتوں کا ایسا باہمی تعاون ہو کہ ہمارے گھرانوں میں کوئی امر ایسا سرزد نہ ہو جو (دینی) پردہ، سادگی اور حیاداری میں کسی طرح کمی کرنے والا ہو

ایک موقعہ پر حضرت امام جماعت (الثانی) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے یہ سوال پیش ہوا کہ کالج میں تعلیم پانے والی لڑکیوں کے متعلق پردے کا کیا حکم ہے حضور کا جواب اس کے متعلق حسب ذیل ہے۔

"آپ کی چٹھی مورخہ ۳ جولائی ۵۸ء متعلق پردہ کو ملاحظہ فرما کر سیدنا حضرت امام جماعت (الثانی) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ ہدایت یہ ہے کہ کالج کی لڑکیاں پردہ کر کے بیٹھیں۔ اگر پردہ کے بغیر نہیں پڑھ سکتیں تو نہ پڑھیں۔ حضرت عائشہؓ کون سی ایم اے تھیں۔

دستخط پرائیویٹ سیکرٹری"

علاوہ ازیں حضور کے حسب ذیل ارشاد بھی پردے اور برقعے کے متعلق واضح ہیں۔

(الف) عورتوں کو اس حد تک آزادی دینی چاہیئے جو (دین) نے دی ہے اور وہی ان کے لئے بہترین اور مفید آزادی ہے۔ اس سے آگے انہیں قدم نہیں بڑھانا چاہیئے۔ میں اس برقع کو پسند کرتا ہوں جو نئی طرز کا نکلا ہے اس میں عورت زیادہ آزادی سے چل پھر سکتی ہے مگر بعض نے اس کا بھی غلط استعمال شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے اسے کوٹ بنا لیا ہے جس سے جسم کی بناوٹ نظر آتی ہے اس طرح یہ ناجائز ہو گیا ہے شریعت نے جلباب کا حکم دیا ہے۔ کیوں کرتہ ہی نہیں رہنے دیا۔ اس لئے کہ جسم کی بناوٹ ظاہر نہ ہو۔ ڈھیلا ڈھالا کپڑا اوڑھا جائے۔ اب اس غلط استعمال سے اس برقعے کو برا نہیں کہا جائے گا۔ مگر جو نقص ہوا ہے اسے دور کرنا چاہیئے۔ (الازہار ــ صفحہ ۲۹۸)

(ب) پھر اس سے بھی زیادہ نقص میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک خاتون نے ایسا برقع پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں نہیں تھیں اور اس کا بازو ننگا تھا۔ ہاتھ کے جوڑ سے اوپر سارے کا سارا حصہ پردے میں شامل ہے بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے بیان سے تو پتہ چلتا ہے کہ ہاتھ اور پیر بھی پردے میں شامل ہیں

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۶۰ء)

(ج) حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ گھونگھٹ کا پردہ بہ نسبت اس پردے کے جو آجکل ہمارے ملک میں رائج ہے زیادہ محفوظ تھا۔

چنانچہ حضرت امام جماعت الاول ہمیں گھونگھٹ نکال کر دکھایا کرتے تھے۔ اور بتایا کرتے تھے کہ اگر اس طرح گھونگھٹ نکالا جائے تو لازماً موٹے کپڑے کا چہرے پر سایہ پڑے گا اور صحیح معنوں میں پردہ قائم رہ سکے گا۔ موجودہ نقاب کا طریق ایسا ہے جس میں پورا پردہ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ (دینی) احکام پر عمل کرے اور کہیں اس عمل میں کمزوری پائی جاتی ہو تو اسے دور کرے۔

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۶۰ء)

مذکورہ بالا ہدایات سے ظاہر ہے کہ اگر پردے کے معاملے میں کہیں کمزوری پائی جاتی ہو تو اس کو دور کرنا چاہیئے بعض خواتین موٹر میں بیٹھ کر یا دکان پر سودا خریدتے وقت خصوصاً بیاہ شادی کے موقعوں پر پردے کا پورا لحاظ نہیں رکھتیں حالانکہ یہ مواقع خاص طور پر پردے کو ملحوظ رکھنے کے ہوتے ہیں۔ یہ کمی بھی دور ہونی چاہیئے۔

مندرجہ بالا امور کا خلاصہ یہ ہے

(الف) ہماری جماعت کا خاص طور پر یہ فرض ہے کہ اس بے پردگی اور نمود و نمائش کے دور میں بڑی پابندی کے ساتھ (دینی) پردے کو قائم اور جاری رکھیں تاکہ دوسروں کے لئے ہمارا نمونہ ایک مثال ہو اور بے پردگی کی بڑھتی ہوئی رو رک جائے۔ ہمیں اپنے ماحول سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اپنے ماحول کو اپنے اعلیٰ نمونہ سے متاثر کرنا چاہیئے

(ب) حضرت امام جماعت (الثانی) کے ارشاد کے مطابق اعلیٰ تعلیم بھی پردے کے بغیر حاصل نہیں کرنا چاہیئے۔

(ج) برقع زرق برق اور نمائشی نہیں ہونا چاہیئے۔ نہ برقعے کا کپڑا اچھا ہو جو نمائش پیدا کرے۔ نہ اس کی کاٹ اور سلائی میں تکلف اختیار کیا جائے بلکہ برقعہ سادہ کپڑے کا سادہ طریق پر سلا ہوا ڈھیلا اور جسم کی بناوٹ کو چھپانے والا ہونا چاہیئے تاکہ برقع کی اصل غرض پوری ہو۔ نہ یہ کہ برقع بجائے خود نمائش کا موجب اور جسم کی بناوٹ کو ظاہر کرنے والا ہو۔

(د) ہماری جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ پردے کے متعلق مندرجہ بالا امور کی پابندی کرائے اور جہاں اس میں کمی دیکھے وہاں نصیحت اور سمجھانے کے ساتھ اس کو دور کرنے کی کوشش کرے نمائشی برقعے مستورات کے وقار اور عظمت کے خلاف ہیں۔ جماعتی اور خاندانی وقار کا تقاضا ہے کہ برقع سادہ اور کفایت شعاری پر مبنی ہو اور جس مقصد کے لئے برقعہ اوڑھا جاتا ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے والا ہو

(ہ) عہدہ داران جماعت اور عہدہ داران لجنہ اماء اللہ مندرجہ بالا ہدایات کو بار بار جماعت کے سامنے لائیں تاکہ پردہ اور برقع کے متعلق (دینی) احکام پر پورا عمل ہو سکے۔

حضرت امام جماعت الاول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ اور حضرت امام جماعت (الثانی) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق ہمارا عمل ایسا ہو جو دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہو۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے، صرف نقطہ نظر کو ذرا بدلنے اور احتیاط اور پابندی اختیار کرنے کی ضرورت ہے بے پردگی اور نمائش ایک چھچھورا پن ہے اور بے وقاری کی دلیل ہے۔ (دینی) پردہ عورت کے وقار کو قائم کرنے والا ہے اصل زندگی وہی ہے جو (دینی) احکام کی تعمیل میں گذرے اور جو (دینی) تمدن کو قائم کرنے والی ہو۔ اس زمانے میں اس بات کی پہلے سے بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور ہماری جماعت کا فرض اس بارے میں سب سے زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس فرض کو بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ——— نون۔ سین

پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری

اس وقت پاکستان کو اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ بیرونی ممالک کے سرمایہ کار یہاں سرمایہ کاری کریں اس کے لئے متعدد کوششیں کی جارہی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ نومبر کے مہینے میں پاکستان میں ایک کانفرنس بلائی جائے گی جو ملٹی لیٹرل انوسٹمنٹ گارنٹی ایجنسی کے زیر اہتمام ہوگی۔ یہ ایجنسی ورلڈ بنک کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اس کے علاقائی کو آرڈی نیٹر جو واشنگٹن میں رہتے ہیں اسلام آباد آئے اور انہوں نے اس کانفرنس کے لئے ضروری امور طے کئے۔ اس سلسلے میں وہ حکومت کے کارندوں سے بھی ملے اور اسی طرح تاجروں اور صنعت کاروں سے بھی۔

یہ ریجنل کو آرڈی نیٹر اس خیال کا اظہار کرتے ہیں کہ پاکستان میں غیر ملکیوں کے لئے سرمایہ کاری کے بہت اچھے مواقع ہیں۔ وہ مغربی سرمایہ کاروں سے اس سلسلے میں گفت و شنید کر رہے ہیں اور ان کی کوشش یہ ہے کہ ان سرمایہ کاروں کو نومبر کی کانفرنس میں بلایا جائے تاکہ یہاں آکر وہ خود حالات کا مطالعہ بھی کرلیں۔ اور یہاں کے تاجروں اور صنعت کاروں سے مل کر سرمایہ کاری کے مواقع کو زیادہ بہتر طریق پر سمجھ لیں وہ زیادہ تر کنفیڈریشن آف برٹش انڈسٹریز اور برٹش اینڈ ساؤتھ ایشین ٹریڈ ایسوسی ایشن جن کے مرکزی دفاتر لندن میں ہیں سے بات کر رہے ہیں مسٹر کن کواکو (KEN KWAKU) جو علاقائی کو آرڈی نیٹر ہیں نے انگلستان میں پاکستان کی تنظیم چیمبرز آف کامرس سے بھی بات کی ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے سرمایہ کاروں کو نومبر کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دے سکیں۔ مسٹر کواکو نے پاکستان میں قیام کے دوران زیادہ تر ایسی باتوں کا جائزہ لیا جن کا تعلق زراعت سے ہے جس میں ڈیری اور فشریز شامل ہیں۔ اسی طرح الیکٹرانک اور الیکٹرانک انجنیئرنگ کا بھی انہوں نے مطالعہ کیا۔ یہاں دس دن کے قیام کے دوران انہوں نے اپنی ضرورت کے مطابق صنعت کاروں اور تاجروں سے ملاقاتیں کیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس کانفرنس کے بعد دس ترقی یافتہ ممالک کے سرمایہ کاروں سے گفت و شنید کریں گے۔

اگر یہ دس ممالک اپنے سرمایہ کاروں کو پاکستان میں سرمایہ کاری کی طرف توجہ دلا سکیں تو اُمید ہے کہ پاکستان میں خاصی غیر ملکی سرمایہ کاری ہو جائے گی۔ یہ دس ممالک امریکہ، کینیڈا، جرمنی برطانیہ، کوریا اور خلیج ریاستوں کے بعض ممالک ہیں۔ میگا (MIGA) ملٹی لیٹرل انوسٹمنٹ گارنٹی ایجنسی جس کا تعلق ورلڈ بنک سے ہے (اس کی پشت پناہی ورلڈ بنک ہی کرتا ہے) اور اس کے علاوہ انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن اور انٹرنیشنل بنک فار ری کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ بھی اس کی مدد کرتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر کواکو اگست تک اپنی سفارشات تیار کرلیں گے۔ انہیں پاکستان کی موجودہ صنعت کاری سے خاصی دلچسپی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں مزید سرمایہ کاری سے ملک کو خاصا فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ مسٹر کواکو غانا کے باشندے ہیں اور علم المعیشت کے ماہر یہ صاحب ایک عرصے سے واشنگٹن میں ورلڈ بنک کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

سگریٹ اور جھریاں

تمباکو نوشی کو کئی ایک بیماریوں کے بواعث میں سے ایک باعث تو کافی دیر سے کہا جا رہا ہے۔ اور انہی بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے تمباکو نوشوں سے اپیل کی جارہی ہے کہ وہ اس عادت کو ترک کردیں لیکن اب امریکہ میں اسی سلسلے میں مزید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ جو لوگ سگریٹ پیتے ہیں ان کے چہرے پر قبل از وقت جھریاں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اس تحقیقات کے ذمہ دار ڈاکٹر تھامس کوٹکے (KOTTKE) ہیں جنہوں نے انٹرنل میڈیسن میں اپنی تحقیقات پر مقالہ شائع کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جو نوجوان اپنے چہروں کو صاف ستھرا رکھنا چاہتے ہیں وہ بیماریوں کے ذکر سے تو ترک تمباکو نوشی نہیں کر سکے لیکن اب یہ معلوم کرلینے پر کہ اس سے قبل از وقت چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ یقیناً تمباکو نوشی ترک کر دیں گے۔ اس تحقیقات کے لئے ۱۳۲ بالغ مردوں پر جو تمباکو نوشی کرتے تھے یا جن میں سے بعض تمباکو نوشی سے پرہیز کرتے تھے۔ ۱۹۸۸ء میں تجربہ شروع کیا گیا تھا اس تجربے سے یہ بات سامنے آئی کہ تمباکو نہ پینے والوں کی نسبت پینے والوں کے چہرے پر جھریاں پڑنے کے تین گنا مواقع زیادہ تھے۔ جبکہ بہت زیادہ سگریٹ پینے والے ۴ء۷ گنا جھریوں سے متأثر ہو سکتے تھے۔ دیکھا جا رہا ہے کہ سگریٹ پینے والوں میں سے وہ لوگ جو زیادہ وقت دھوپ میں گذارتے ہیں ان پر جھریوں کا عمل بارہ گنا ہو جاتا ہے۔ تحقیقات کرنے والے ڈاکٹر نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تمباکو نوشی کو بیماریوں کے ساتھ منسلک کیا گیا تھا تو اس وقت بھی جھریاں پڑنے کی بات سامنے آئی تھی لیکن اس وقت بیماریوں کی طرف توجہ زیادہ تھی لیکن بعد میں جب عمر اور دھوپ کو بھی سامنے رکھا گیا تو جھریوں نے زیادہ اہمیت حاصل کرلی۔ ان کا کہنا ہے کہ چونکہ جھریوں کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی جا سکتی یہ بات کچھ آسان نہیں ہے کہ تمباکو نوشی کو جھریوں کے ساتھ منسلک کرکے لوگوں کے دلوں میں اس پر یقین پیدا کیا جا سکے۔

انوار احمد انوار

میٹرک کے بعد پیشہ ورانہ تعلیم کے مختلف مواقع

وہ شعبہ جات جن میں میٹرک کے بعد پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ہیں۔

۱۔ ڈپلومہ آف انجنیئرنگ ٹیکنالوجیز

میٹرک سائنس کے بعد تین سالہ ڈپلومہ کورس ہے۔ جو کہ سول، الیکٹریکل، مکینیکل کیمیکل، میٹالرجی، آرکیٹیکچر، آٹوموبائیل وغیرہ میں کروایا جاتا ہے۔ یہ کورس لاہور فیصل آباد، گجرات، سرگودہا، پشاور کے پولی ٹیکنیک کالجز میں کروائے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں بی ڈپلومہ ہولڈرز کے لئے ان کی متعلقہ ٹیکنالوجی میں کچھ سیٹیں ہوتی ہیں۔ لیکن سیٹیں کم ہونے کی وجہ سے ان پر مقابلہ سخت ہوتا ہے۔ اور وہی ڈپلومہ ہولڈر داخلہ حاصل کر سکتے ہیں جن کے نمبر ۸۰ فیصد کے لگ بھگ ہوں۔

۲۔ سینیٹری انسپکٹر

یہ کورس میٹرک سائنس کے طلباء کے لئے ہے۔ اس کی مدت ایک سال ہے۔ اور یہ کورس انسٹی ٹیوٹ آف کمیونٹی میڈیسنز لاہور میں کروایا جاتا ہے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد میونسپل کمیٹی میں ملازمت کے مواقع ہوتے ہیں۔

۳۔ لیب ٹیکنیشن

میٹرک سائنس کے بعد ڈیڑھ سالہ کورس ہے جو کہ انسٹی ٹیوٹ آف کمیونٹی میڈیسنز لاہور میں کروایا جاتا ہے۔ کورس مکمل کرنے کے بعد میڈیکل لیب میں ملازمت کے مواقع ہیں۔ اور اس کے علاوہ کسی ڈاکٹر کے ساتھ مل کر اپنی میڈیکل لیب بھی کھولی جا سکتی ہے۔

۴۔ ڈینٹل ہائیجین

میٹرک سائنس کے بعد دو سالہ دانتوں کا کورس ہے جو کہ انسٹی ٹیوٹ آف کمیونٹی میڈیسنز لاہور میں کروایا جاتا ہے۔ کورس مکمل کرنے کے بعد ہسپتالوں اور پرائیویٹ ڈاکٹرز کے ساتھ کام کرنے کے مواقع ہیں۔

۵۔ جونیئر کیڈٹ کورس

میٹرک کے بعد آرمی میں بھرتی کے لئے چار سالہ کورس ہے۔ کورس کرنے کے بعد آرمی میں بطور کمیشنڈ آفیسر ملازمت دی جاتی ہے۔

۶۔ جی۔ ڈی پائیلٹ

میٹرک کے بعد ایئر فورس میں بھرتی کے لئے کورس ہے۔ کورس مکمل کرنے کے بعد ایئر فورس میں بطور کمیشنڈ آفیسر ملازمت دی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ آرمی میں ج۔ ج اور نیوی میں سیلرز کے کورس بھی کروائے جاتے ہیں۔

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

حکیم عبدالواحد صدیقی

حضرت حکیم عبدالصمد صاحب دہلوی

حضرت حکیم محمد عبدالصمد صاحب محلہ کوچہ پیلان دہلی میں پیدا ہوئے آپ کے دادا حکیم محمد باقی صاحب آخری تاجدار ہند بہادر شاہ ظفر کے دور میں شاہی دواخانہ کے مہتمم تھے رہائش لال قلعہ دہلی میں تھی وہیں آپ کے والد بزرگوار حکیم محمد عبدالغنی صاحب پیدا ہوئے ۔ ۱۸۵۷ء میں یہ خاندان قلعہ سے نکل کر قصبہ انچولی ضلع میرٹھ میں دو سال تک پناہ گزین رہا۔ جب امن وامان ہو گیا تو واپس دہلی جا کر محلہ کوچہ چیلان میں رہائش اختیار کی۔ حکیم محمد عبدالغنی صاحب چار بھائی اور دو ہمشیرگان تھیں اللہ بخش صاحب اور عبدالرحمان صاحب۔ ترک وطن کر کے لکھنؤ مستقل طور پر چلے گئے۔ قادر بخش صاحب۔ قصبہ انچولی میں جا آباد ہوئے مگر حضرت حکیم صاحب کے والد مستقل طور پر دہلی میں رہے۔ چونکہ حضرت حکیم صاحب ۱۹۲۹ء میں اپنے اہل وعیال کو مستقل رہائش کے لئے قادیان بھجوا چکے تھے۔ آپ کے والد صاحب بھی بچوں کے پاس قادیان چلے گئے، اور حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی رہے) کے دست مبارک پر بیعت کی اور دو سال بعد قریباً سو سال کی عمر میں ۱۵ دسمبر ۱۹۳۱ء کو وفات پائی۔ حضرت حکیم صاحب کے احمدیت قبول کرنے کے حالات تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۸ میں تحریر ہیں۔

حضرت حکیم صاحب کی سیرت واخلاق کے متعلق بجائے اس کے کہ ہم کچھ لکھیں آپ کے ایک دیرینہ ہندو دوست چوہدری شمبو سنگھ رئیس شہزادپور ضلع میرٹھ کا ایک خط نقل کرتے ہیں جو انہوں نے راقم الحروف کے نام تحریر کیا۔ وہ لکھتے ہیں۔

"ادم
شہزادپور یکم فروری
۶۳ء"

عزیزی عبدالواحد بعافیت باشند

تم نے حکیم صاحب کے حالات معلوم کئے ہیں میں شاید ایک بات بھی ایسی نہیں جانتا جو بھائی صاحب عبدالقدوس صاحب کے علم میں نہ ہو ان کی زندگی کے خاص خاص کارناموں کے بارے میں سوائے ان کے عادات واخلاق کے جو اکثر دیکھنے میں آتے رہتے تھے مجھے کوئی خاص علم نہیں ہے اور روزمرہ کے جو اوصاف ان میں تھے جن کو میرا دل جانتا ہے ان کا قلم بند کرنا میرے لئے دشوار ہے پھر بھی جو تھوڑا بہت یاد ہے لکھتا ہوں۔

حکیم عبدالصمد صاحب میرے بڑے دوست تھے ان کی سچائی اور ایمانداری دلیری وہمدردی وہ اوصاف ہیں جن کا میرے دل پر بہت ہی گہرا اثر ہوا۔ اور اس سے میں سمجھتا ہوں میری زندگی کو ایک بیش قیمت نفع ہوا فی زمانہ ایسے سچے ونیک دل ایماندار وفادار ہمدرد انسان بہت ہی کم ملتے ہیں۔ عنفوان شباب میں حکیم صاحب کے خیالات کچھ دہریت کی طرف ہو گئے تھے اسی دوران میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی دہلی تشریف آوری ہوئی حضرت صاحب کی تقریر سن کر اور ان کے چہرہ کا جلال دیکھ کر یہ یقین ہو گیا کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا بالکل سچا ہے۔ پھر خدا پر پورا پورا ایمان ہو گیا اور مرزا صاحب کے ہاتھ پر قادیان پہنچ کر بیعت کی اور سنایا کرتے تھے کہ جب مرزا صاحب نے فرمایا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو دل دھڑ دھڑ گھبرانے لگا۔ اور میں بولتا بولتا رک گیا۔ اور ٹھہر کر سوچ کر وعدہ کیا کہ ایسا ہی کروں گا بہت سے لوگ۔ ویسے ہی عہد کر لیتے ہیں عمل نہیں کر پاتے مگر حکیم صاحب نے اس نازک عہد کو مرتے دم تک پورے طور پر نبھایا انہیں دنیا کی بڑی سے بڑی دولت کی بھی دین کے مقابلے میں پرواہ نہیں تھی اور جب تم بچے چھوٹے چھوٹے تھے کبھی ذکر ہوتا کہ اگر دعوت الی اللہ کے لئے مرزا صاحب کا باہر ملک جانے کے لئے حکم ہو تو زاد راہ کیلئے تھوڑے سے وقت کے علاوہ ایک دن ٹھہرنا بھی میرے لئے حرام ہے۔ میں کہتا کہ بچوں کا کیا ہوگا وہ کہتے اللہ تعالیٰ مالک ہے وہ ضرور کچھ سامان کر دے گا۔ شادی کے لئے لکھنؤ شہر آپ کی بارات انچولی سے گئی اور آپ اس وقت احمدیت قبول کر چکے تھے لڑکی والوں نے کہا کہ احمدیت چھوڑ دی تو نکاح ہو سکتا ہے مالدار گھر تھا جہیز کا سامان کافی تھا۔ بزرگوں نے کہا بیٹا یہ سب سامان تیرے ہی لئے ہے ایک بار کہہ دے میں احمدی نہیں ہوں اور پھر احمدی ہی رہنا مگر حکیم صاحب نے یہ جھوٹ بولنا ہرگز گوارا نہیں کیا لاچار بارات خالی واپس چلی آئی۔ جیسا مرزا صاحب سے عہد کیا تھا اس کو تمام عمر اسی طرح بڑی دلیری سے نبھاتے رہے۔ احمدیت قبول کرنے پر آپ کے گاؤں میں سخت مخالفت ہوئی لوگ جان سے مار دینے تک کو تیار ہو گئے۔ مگر کوئی پرواہ نہیں کی اور ارادہ کر لیا کہ بامراد مروں گا نامراد نہیں آپ کا اکیلا گھر صرف دو بھائی۔ ایک بار رات کو سوتے وقت گاؤں کے تینتیس ۳۳، بتیس ۳۲ آدمی مکان پر چڑھ آئے مگر دونوں بھائیوں نے ہمت نہیں ہاری شیر کی طرح مقابلے پر ڈٹ گئے کوئی سامنے نہیں پڑا سب بھاگ کھڑے ہوئے انہیں اپنے خدا پر ہر وقت بہت ہی بھروسہ تھا۔ ویسے غریب اور چھوٹے لوگوں سے بڑی ہمدردی کرتے تھے معزز کوئی کیسا ہی مالدار کیوں نہ ہو کبھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ جب جب لوگوں نے حملہ کرنا چاہا آپ کبھی گھبرائے نہیں اور یہی یقین رکھتے کہ جب سر پر خدا ہے تو کیا ڈر ہے ایک بار انچولی کے باغ میں ایک فقیر صاحب آ گئے۔ وہ جب کوئی ان کے پاس جاتا گالیاں دیتے تھے حکیم صاحب بھی ان سے ملنے گئے اور سنا رہے تھے کہ جب میں پاس کو پہنچا تو ڈنڈے کو کسکو پکڑ لیا۔ میں نے کہا کہ کیا آپ انہیں مارتے تو جواب دیا کہ گالی دیتے تو ضرور مارتا میں نے کہا وہ بددعا دیتے اگر فقیر ہیں تو آپ بولے خدا ہمارا بھی تو ہے اس کا اکیلے تھوڑا ہی ہے گالی دینے سے کیا مطلب ہے۔ ایک بار ڈاکوؤں سے مقابلہ ہو گیا اور بھی سواریاں تھیں جب مقدمہ چلا اور پولیس نے آپ سے جھوٹ بلوانا چاہا تو تھانیدار کی تو ہمت نہیں پڑی سپرنٹنڈنٹ جو انگریز تھا اس نے بہت زور دیا مگر آپ اڑے رہے ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں بولا۔ طبی قابلیت ایسی تھی کہ گرد ونواح کے لوگ آج تک بھی ان کو یاد کرتے ہیں اور بیمار کے لئے چاہے رات ہو اندھیرا ہو سردی ہو یا گرمی فوراً ساتھ چل دیتے اپنے آرام کی کبھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اپنے والد صاحب کا بہت ہی ادب کرتے تھے اور ان کے حکم کی پوری پابندی کرتے تھے۔ روزہ، نماز وغیرہ پابندی کا اتنا خیال رکھتے کہ طبیعت علیل بھی ہو تو جہاں تک بھی ہو ناغہ نہ ہونے دیتے اور مرزا صاحب (حضرت امام جماعت) سے اتنا پیار رکھتے تھے کہ ان کے لئے جان تک دینے کو تیار تھے مزاج میں اتنی رحم دلی تھی کہ کوئی کمزور غریب آدمی کبھی ان سے ڈرتا نہیں تھا وہ نہ سوائے خدا کے کسی سے ڈرتے تھے اور نہ ڈراتے تھے۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

۷۔ آئی کام گورنمنٹ کمرشل کالجز: کمرشل انسٹی ٹیوٹس میں دو سال کا کورس کروایا جاتا ہے۔

۸۔ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور میں مکینیکل الیکٹریکل وغیرہ میں تین سالہ کورس کروایا جاتا ہے۔ اس کورس کے بعد انجینئرنگ یونیورسٹی میں بھی داخلہ مل سکتا ہے۔

۹۔ ڈپلومہ ان ہومیوپیتھی ہومیو پیتھک میڈیکل کالجز میں تین سالہ کورس ہوتا ہے اس کورس کے بعد گریڈ ۱۶ میں گورنمنٹ ملازمت مل سکتی ہے۔

۱۰۔ طب یونانی طبیہ کالج میں کورس ہوتا ہے۔

۱۱۔ ڈینٹل ٹیکنیشن کالج آف ڈینٹل سرجری میں تین سال کا کورس ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہسپتالوں میں ملازمت کے مواقع ہیں۔

۱۲۔ پیرا میڈیکل کورسز ڈسپنسر، ایکس رے ٹیکنیشن۔ لیبارٹری ٹیکنیشن، نرسنگ میڈیکل اسسٹنٹ کے کورسز مختلف ہسپتالوں میں کروائے جاتے ہیں۔

۱۳۔ پرنٹنگ فوٹوگرافی وغیرہ کالج آف پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں کورس کروایا جاتا ہے۔

۱۴۔ ڈپلومہ سیرامکس ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ آف سیرامکس G.T. روڈ گجرات میں تین سالہ کورس کروایا جاتا ہے۔

۱۵۔ ڈائنگ اینڈ فنشنگ ڈائنگ اینڈ فنشنگ انسٹی ٹیوٹ شاہدرہ لاہور میں YARN بنانے اور ٹیکسٹائل کی صنعت کے لئے کورس کروایا جاتا ہے۔

۱۶۔ پی۔ ٹی۔ سی تقریباً ایک سال کا کورس ہے۔ پرائمری سکول میں بطور ٹیچر ملازمت دی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ علامہ اقبال یونیورسٹی میں میٹرک سے لے کر ایم۔اے۔ ایم۔ایس سی تک کے کورس کروائے جاتے ہیں۔ وہ طالب علم جو ریگولر کسی کالج میں داخلہ نہیں لے سکتے وہ اس یونیورسٹی کے مختلف پروگراموں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پنجاب میں ملتان، ڈیرہ غازیخان۔ لاہور گوجرانوالہ۔ گجرات، فیصل آباد۔ میانوالی۔ سرگودھا اور راولپنڈی میں ریجنل دفاتر ہیں۔

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالقدوس خان مغنی

کپاس کی کاشت

ریشہ دار فصلوں میں کپاس سب سے اہم فصل ہے۔ یہ نہ صرف ملکی ضروریات پوری کرنے بلکہ بیرونی زرمبادلہ کمانے کا ایک اہم ذریعہ ہے اس فصل کی اہمیت کے پیش نظر اس کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانا ہمارا اوّلین فرض ہے۔

کپاس چونکہ ایک حساس فصل ہے۔ اور ناموافق حالات سے جلد متاثر ہوتی ہے۔ بعض اوقات ہمارے کاشت کاروں کی تھوڑی سی غفلت اور عدم توجہی فصل کی ناکامی کا سبب بن جاتی ہے اس لئے فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ کاشت کاری کے جدید اصولوں پر عمل کیا جائے۔ اس سلسلہ میں کپاس کی مختلف اقسام کی خطہ بندی کے مطابق بر وقت کاشت صحت مند اور صاف ستھرے بیج کھادوں کا استعمال اور خاص طور پر تحفظِ نباتات کے اقدامات بنیادی اہمیت کے حامل ہیں اسکی کاشت کا وقت یکم مئی سے لے کر پندرہ جون تک ہوتا ہے۔

زیر نظر مضمون میں کپاس کی کاشت سے لے کر برداشت کے مختلف مراحل پر مختصراً روشنی ڈالی گئی ہے۔

زمین کی تیاری

زمین کی تیاری کا مطلب ہے کہ یہ بھربھری ہو اور اس میں سابقہ فصلوں کی جڑیں اور جڑی بوٹیاں باقی نہ رہیں تاکہ کاشت میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق کپاس کا تینتیس ۳۳ فیصد رقبہ مکئی، برسیم یا خالی کھیتوں کے بعد اور ستتر فیصد گندم کے بعد کاشت کی جاتی ہے۔ مکئی، برسیم یا خالی کھیتوں میں تیاری کا کافی وقت مل جاتا ہے ان زمینوں میں سب سے پہلے گہرا ہل چلایا جائے اسکے بعد دو یا تین مرتبہ عام ہل چلا کر سہاگہ دیں تاکہ زمین راؤنی سے پہلے اچھی طرح بھربھری ہو جائے گندم کی کٹائی کے فوراً بعد گہرا ہل چلا کر سہاگہ دے کر دو تین مرتبہ عام ہل چلا کر راؤنی کریں۔ راؤنی دوہری کرنی چاہیئے مگر گندم کے بعد اتنا وقت نہیں ہوتا اس لئے کہری راوانی ہی کر لینی چاہیئے

کپاس کا بیج اور اُسکی صفائی

کپاس کی منافع بخش پیداوار حاصل کرنے کے لئے صحت مند اور خالص بیج کی اہمیت سے سب زمیندار بھائی واقف ہیں۔ خالص بیج سے مراد ایسا بیج ہے جسمیں کسی دوسری قسم کا بیج شامل نہ ہو جو بیج آپ کاشت کر رہے ہیں وہ ایک ہی قسم کا ہو۔ صحت مند بیج سے مراد ایسا بیج ہے۔ جس میں بیماریوں کے جراثیم نہ ہوں کیڑوں کے انڈے یا بچے نہ چمٹے ہوئے ہوں۔ کپاس کے بیج پر ریشہ ہونے کی وجہ سے ڈرل یا کیرا کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ بیج کا ریشہ اتارنے کے عام طور پر دو طریقے ہیں پہلا راکھ سے اور دوسرا تیزاب سے۔ پہلے طریقے کے مطابق بیج کو پانچ چھ گھنٹے پانی میں بھگونے کے بعد راکھ میں ملا کر بیج کو علیحدہ علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ جب بیج نیم خشک ہو کر الگ الگ ہو جائے تو بیج کاشت کے لئے تیار ہے یہ طریقہ بہت پرانا مگر درست اور بہت مفید ہے۔ آخر الذکر طریقہ میں گندھک کے تیزاب سے ریشہ صاف کی جاتی ہے۔ بارہ تیرہ کلوگرام بیج سے ریشہ اتارنے کے لئے ایک لٹر گندھک کا تیزاب کافی ہوتا ہے۔ بیج کو کسی بڑے برتن میں ڈال کر تیزاب ڈال کر کسی چھڑی سے اچھی طرح ہلائیں ریشہ جل جانے پر پانی سے تین مرتبہ دھولیں اب بیج کاشت کے لئے تیار ہے۔

پودوں کی تعداد فی ایکڑ اور انکا درمیانی فاصلہ

کپاس کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے فی ایکڑ پودوں کی تعداد مناسب ہونی چاہیئے زیادہ اور کم ہونے کی صورت میں فصل پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اصولی طور پر پودوں کی تعداد اتنی ہونی چاہیئے کہ اگست کے آخر میں کھیت میں کوئی خالی جگہ نظر نہ آئے عام تعداد جو محکمہ زراعت والے سفارش کرتے ہیں۔ وہ اکیس ۲۱ ہزار ہے یہ تعداد حاصل کرنے کے لئے لائن سے لائن کا فاصلہ ۳۰ انچ اور پودے سے پودے کا فاصلہ ۹"، ۱۰" ہوگا۔

چھدرائی

چھدرائی پودوں کی تعداد کو کم کرنے کے عمل کو کہتے ہیں۔ پودوں کا درمیانی فاصلہ درست کرنے کے لئے دو دفعہ چھدرائی کی جانی چاہیئے۔ پہلی دفعہ ایک فٹ ہو اگر کسی وجہ سے چھدرائی دو دفعہ ممکن نہیں تو ایک دفعہ جب پودوں کا قد ۹" ہو کی جانی چاہیئے یاد رہے کہ وہ پودے نکالے جائیں جو بیمار ہوں یا کمزور

گوڈی

گوڈی کا مقصد زمین میں نمی برقرار رکھنا اور جڑی بوٹیوں کو تلف کرنا ہے۔ پہلی آبپاشی جو کاشت سے ۳۰ یا ۴۰ دن کے بعد ہونی چاہیئے اسکے بعد ہر آبپاشی اور بارش کے بعد گوڈی ضروری ہے۔ حتیٰ کہ پودے اتنے بڑے ہو جائیں کہ ٹوٹنے کا احتمال نہ ہو گوڈی سے کیڑے مکوڑے بھی تلف ہو جاتے ہیں اور زمینی بکٹیریا ہوائی نائٹروجن کو زمین میں جذب کرتے ہیں

کپاس میں کھاد کا استعمال

ہر فصل کی طرح کپاس کو بھی کھاد کی از حد ضرورت ہوتی ہے اور ہر فصل پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے کھاد کا استعمال مندرجہ ذیل ہے۔

(الف) نائٹروجن کھاد

پاکستان کی زمینوں میں نائٹروجن کی بے حد کمی ہے اسلئے اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نائٹروجن کھاد کا استعمال کیا جائے۔ اوسطاً ۴۰ کلو سے ۶۰ کلو ڈالنی چاہیئے کپاس کی اقسام B 557 اور HNH 29 وغیرہ کو کم کھاد اور MNH93 کو نسبتاً اور نیاب ۷۸، ۷۰ MI ۷ اور S ۱۲ کو سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ آخر الذکر اقسام کو اگر بوائی کے وقت ۲۰ کلو نائٹروجن ڈال دی جائے تو فصل پر اچھا اثر پڑیگا۔ کپاس کی تمام اقسام کو پہلے پانی اور پھول آنے پر کھاد ڈالنا زیادہ مفید ہے

(ب) فاسفورس کھادیں

پاکستان کی زمینوں میں عام طور پر فاسفورس کی کمی ہے۔ مگر کپاس کی فصل کو فاسفورس کھاد کا اثر زیادہ نہیں ہوتا۔

(ج) پوٹاش کھادیں

ہمارے ملک کی زرعی اراضی میں پوٹاش کی مقدار کپاس کے لئے بہت کافی ہے۔ مگر ریتلی اور ٹیوب ویل سے پانی حاصل کرنے والی زمینوں میں ۶۰ کلوگرام فی ایکڑ کاشت کے وقت ڈالنے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ مصنوعی کھادوں کے علاوہ اگر گوبر کی کھاد میسر ہو تو اس سے بھی خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

کپاس اور اُسکی بیماریاں

کپاس کو اگنے سے کر چنائی تک بہت سی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اگر ان بیماریوں سے آپ اپنی فصل کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں تو آپ بھرپور پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔ کیڑوں اور بیماریوں کی تعداد اور ان کے نقصانات کا اندازہ لگانا پیسٹ سکاوٹنگ کہلاتا ہے۔ پیسٹ سکاوٹنگ اور رپورٹنگ میں ضروری امر یہ ہے کہ مقررہ طریقہ کے مطابق کھیتوں میں موجود فصل کا ہر ہفتے معائنہ کر کے یہ معلوم کیا جائے کہ نقصان دینے والے کیڑوں کی حالت اور تعداد کیا ہے۔

پیسٹ سکاوٹنگ

کپاس کی فصل اگتے ہی رس چوسنے والے کیڑوں کا حملہ ہو جاتا ہے ان کے معائنہ کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

ا:۔ کھیت کے ایک کونے سے داخل ہوں چند قدم اندر جا کر ۲۰ مختلف پودوں پر سے اس طرح کیڑوں کا معائنہ کریں کہ پہلی قطار میں پودے کے اوپر والا مکمل سائز کا پتہ دوسرے پودے کے درمیان سے تیسرے کے نچلے حصہ سے پھر چوتھے کا اوپر والا اسی طرح بالترتیب ۲۰ پتے حاصل کریں اور کیڑوں کی تعداد فی پتہ معلوم کریں۔

سنڈیوں کے لئے بھی یہی طریقہ استعمال کریں مگر پتوں کی جگہ پھول ٹینڈے گن لیں۔

کیڑوں کی معاشی حد

سفید مکھی پانچ بچے یا بالغ فی پتہ، سبز نیلا ایک بچہ یا بالغ، سست نیلا پندرہ بچے یا بالغ، تھوریپس دس بچے یا بالغ فی پتہ، چتکبری سنڈی ۵ تا ۱۵ اگست ۱۵ از ۱۵ تا ۳۱ اگست ۱۰ از یکم ستمبر تا ۳۰ ستمبر ۵ از گلابی سنڈی یکم تا ۳۱ اگست ۱۰ از امریکن سنڈی جولائی اگست میں ۲۰، ۲۵ از لشکری سنڈی جونہی نظر آئے مائٹس یا جوئیں ۱۰ تا ۱۵ جوئیں فی پتہ اگر یہ تعداد اتنی یا اس سے زیادہ ہو تو فوراً سپرے کریں۔

"آج اگر آپ کو موت کا احساس نہ ہوا تو آپ کی یہ زندگی سنور نہیں سکتی۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عبدالحئی ابن اقبال احمد عائشہ صدیقہ بنت ریاض احمد نوید الظفر ابن محمد اشرف طاہر رشید بٹ ابن منور رشید وردہ ملک بنت ناصر احمد ملک سلمان احمد بشارت ابن بشارت احمد رحمت باری وجیہہ بنت حامد احمد
دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ دارالصدر۔ ربوہ بٹ صاحب۔ دارالرحمت۔ ربوہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ خان صاحب۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ صاحب۔ پشاور

جری اللہ ابن رانا قیصر زمان نبیلہ نصرت بنت نصیر احمد زاہد نبیل احمد ابن نصیر احمد زاہد ہارون احمد عدیل ابن داؤد احمد روبینہ نگار بنت رفیع رضا امتہ الحئی بنت حافظ ملک منور احمد سعدیہ داؤد ابن میجر ڈاکٹر مرزا
پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ دارالرحمت ربوہ دارالرحمت۔ ربوہ صاحب۔ دارالعلوم ربوہ قریشی صاحب کراچی احسان صاحب۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ محمد داؤد صاحب۔ ربوہ

بشارت احمد ابن محمد ابراہیم صاحب عبدالقدیر ابن محمد اشرف وقاص احمد قمر ابن منیر احمد خالد مزید احمد ابن خالد مجید احمد محمد انصر ابن محمد ادریس مظہر احمد ابن مظفر احمد فائق علی طاہر ابن طاہر حسین صاحب
منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات ضلع تھرپارکر دارالیمن۔ ربوہ صاحب۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ دارالبرکات۔ ربوہ صاحب۔ چک ۱۶۶ ضلع بہاولنگر محلہ اسلام آباد۔ سیالکوٹ

غالب احمد ابن منیر احمد نصیر صاحب راجہ مریم صلاح بنت راجہ صلاح الدین عبدالسلام طاہر ابن عبدالحمید ثاقب ذیشان ابن عبدالحمید شاہد عبدالرؤف خیام ابن جری اللہ ابن مجیب احمد سیال اسماعیل نصراللہ درانی ابن ابراہیم
ویسٹ جرمنی صاحب۔ دارالبرکات۔ ربوہ شاہد صاحب ربوہ صاحب۔ سرائے محبت۔ ربوہ عبدالحمید شاہد۔ ربوہ جوڑا تحصیل و ضلع قصور نصراللہ درانی صاحب۔ کینال پارک لاہور

محمد مبرور ابن محمد صدیق ربانی احمد رفیق ابن مشتاق احمد عاجز منیب احمد بھٹی ابن عبدالرزاق بھٹی عبدالقدوس ابن خواجہ عبدالشکور عبدالسلام ابن خواجہ عبدالشکور زبیر احمد ابن محمود احمد ملتانی عائشہ انعم بنت رانا طاہر محمود صاحب
امیر پارک۔ گوجرانوالہ صاحب۔ امیر پارک۔ گوجرانوالہ صاحب۔ چھنیاں۔ ربوہ صاحب۔ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ بشیر آباد۔ سندھ ٹاؤن شپ۔ لاہور

فریحہ اعجاز بنت اعجاز حسین کاشف محمود احمد ابن خواجہ مقبول احمد عائشہ عارفہ بنت خواجہ مقبول احمد بٹ زجاجۃ النور بنت منور احمد طاہر نیرہ نور بنت منور احمد طاہر ذیشان محمود بٹ ابن اختر محمود بٹ
ملیر۔ کراچی بٹ صاحب۔ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ صاحب۔ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ صاحب۔ کورنگی۔ کراچی کورنگی۔ کراچی صاحب۔ فردوس کالونی ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ داخلہ

کالج آف کمیونٹی میڈیسن محکمہ صحت (حکومت پنجاب) ۶ عبدالرحمان چغتائی روڈ لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز کے لئے برائے سال ۹۲ ــ ۱۹۹۱ء داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء ہے۔

نمبر شمار	نام کورس	میعاد کورس	تعلیمی استعداد
۱	سینٹری انسپکٹر	ایک سالہ	میٹرک سائنس گروپ گریڈ سی
۲	لیبارٹری ٹیکنیشن	ڈیڑھ سالہ	" " " "
۳	ڈینٹل ہائی ٹیکنیشن	دو سالہ	" " " "
۴	ڈائی ٹیشن	ایک سالہ	ایف ایس سی (پری میڈیکل)

داخلہ فارم کالج ہذا سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سینٹری انسپکٹر کے لئے انٹرویو ۲۰ جولائی ۱۹۹۱ء اور دیگر کورسز کے لئے ۲۱ جولائی ۱۹۹۱ء کو انٹرویو ہوں گے۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۹۱ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

بلا تبصرہ

شریعت بل ــــ اخباری سرخیاں

○ شریعت بل ـ صحافت اور آزادی اظہار پر کیا اثرات ہونگے؟ ○ صحافت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے، اخبارات میں صرف ہینڈ آؤٹ چھپیں گے۔ ○ قانون کی منظوری سے رپورٹر کو اپنا "سورس" ظاہر کرنا پڑے گا، خبریں ملنی بند ہو جائیں گی۔ عزیز صدیقی۔ ○ صحافت پر پابندیاں بڑھ جائیں گی، حاکموں کے ہاتھوں میں نیا ہتھیار آ جائے گا۔ زیڈ اے سلہری ○ شریعت بل نے مسلمان نہیں بنایا ہم پہلے سے مسلمان ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کیا کرنا ہے۔ عبدالقادر حسن۔ ○ نفاذ شریعت کے بعد محکمہ اطلاعات ختم کرنا ہوگا کیونکہ اسلام میں جھوٹ کی گنجائش نہیں۔ رفیق ڈوگر۔ ○ حکومت نے کسی بھی قانون کے نفاذ میں من مانی کی تو زبردست نقصان ہوگا۔ ڈاکٹر اے۔ آر۔ خالد۔ ○ سینٹ میں شریعت بل پر بحث کے پہلے روز صرف ۱۵ ارکان ایوان میں آئے۔ ○ دو چار کے سوا تمام وزراء بھی غائب تھے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ایک بھی وزیر ایوان میں نہ تھا۔ ○ چیئرمین نے چوہدری امیر حسین کو بلاوا بھیجا اور کہا کہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایوان میں موجود رہیں۔

ملکی خبریں

○ بھارت اور پاکستان کے وزرائے اعظم کے درمیان بہت اہم ملاقات ہفتہ کی دوپہر نئی دہلی میں ہوئی اس دوران دونوں اطراف کوئی معاون موجود نہ تھا۔ یہ دونوں وزرائے اعظم کی حالیہ دورے میں دوسری ملاقات تھی۔ اس ملاقات کے بارے میں وزیر اعظم نے بتایا کہ بھارت کو یہ تجزیہ کرنا ہوگا کہ کیا وہ مسئلہ کشمیر ہمیشہ کے لئے برقرار رکھ سکتا ہے۔

○ قبائلی علاقہ میں عورتوں کی خرید و فروخت اور سود کے کاروبار پر پابندی لگا دی گئی

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر ہم سے بے وفائی کر کے پی ڈی اے سے پینگیں بڑھائی گئیں تو آئی جے آئی کے لئے حکومت کرنا مشکل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم مشکلات میں گرفتار ہیں مگر ہم تعاون جاری رکھیں گے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں نے مزید ۱۲ افراد کو اغوا کر لیا۔ ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ۲ افراد ہلاک ہو گئے۔ مختلف دیہات پر ڈاکوؤں نے حملہ بول دیا۔ دیہاتیوں نے مجبور ہو کر ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے کیلئے مسلح تنظیمیں بنانا شروع کر دی ہیں۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ڈاکوؤں کے خلاف فوجی ایکشن نہیں کیا جائے گا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں پولیس کانسٹیبل سمیت ۳ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ کابل روس اور پاکستان کے بعد اب امریکہ نے بھی افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کا امن منصوبہ تسلیم کر لیا ہے۔ اس معاہدے کو افغان مجاہدین رد کر چکے ہیں۔ امریکی اور روسی ترجمانوں نے کہا ہے کہ اس منصوبے کے تحت ایک نمائندہ حکومت کے قیام کے لئے مذاکرات جلد شروع ہو جانے چاہئیں۔

○ سابق بھارتی وزیر اعظم مسٹر راجیو گاندھی کے قتل کے الزام میں سو سے زائد تاملوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تین دنوں میں مجموعی طور پر تیس ہزار چھ سو افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ تاملوں کے دو سو پناہ گزین کیمپوں میں تلاشی لی گئی اور وہاں کے سیکیورٹی انتظامات کو سخت کر دیا گیا

○ روسی فوجیوں نے لٹویا اور استھونیا کی سرحدی چوکیاں تباہ کر دی ہیں دونوں جمہوریتوں کی طرف سے آزادی کے اعلان کے بعد یہ چیک پوسٹیں قائم کی گئی تھیں۔

○ ترکی اور عراق کی سرحد پر آئے ہوئے پانچ لاکھ عراقی پناہ گزین اپنے گھروں کو جا چکے ہیں۔ ۳ لاکھ روانہ ہو گئے ہیں جبکہ ایک لاکھ ۲۳ ہزار ابھی تک ترکی عراق سرحدوں پر ہیں۔

برائے ملازمت (لاہور میں)

ایک عدد ریٹائرڈ فوجی کی ضرورت ہے۔ جو کہ تھوڑا بہت زراعت کا کام بھی جانتا ہو۔ لاہور کے باہر جلو موڑ کے پاس ۲۔ ایکڑ اراضی میں رہائش اور کام کر سکے۔ اس سلسلے میں ملک نصیر احمد فون نمبر ۵۳۳ مکان نمبر ۱/۷/۴۴ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ سے رابطہ کریں

بقیہ: حد سے آگے

ہیں۔ اسی طرح بحیثیت جماعت سارے ماحول کی نگرانی بھی انہی کا فرض ہے۔ خطبہ کے آخر میں آپ نے روح پرور نصائح پر مشتمل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چند ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE اٹھراء کورس 90/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیو ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

نمایاں کامیابی

عزیزہ عامرہ عطیہ صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم ایاز صاحب ربوہ نے امسال اسلام آباد کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ہینڈی کیپڈ (HANDICAPPED) سے فزیو تھراپی ایڈ کورس (PHYSIO THERAPY AID COURSE) میں مجموعی طور پر دوسری پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(ناظر تعلیم)

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ
فون نمبر ۵۹۲
کلاسیں صبح و شام
بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھیئے
داخلہ جاری ہے
ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)
امتحان حکومت لیتی ہے۔ اور وہی سند جاری کرتی ہے۔
کلاسیں ۹۱-۶-۱ سے شروع ہونگی